روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org

Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 30 مئی 2009ء 5 جمادی الثانی 1430 ہجری 30 ہجرت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 119

قیامت کب آئے گی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا:

جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا اس نے پوچھا امانت کیسے ضائع ہوگی۔ تو فرمایا

جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایسے آدمی جونفسانی جذبات اُنکے اندر ہیں بعض اوقات اُنکے نفسانی جذبات انکی خوابوں میں اپنا جوش اور طوفان دکھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ جوش اُن کا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وُہ جوش محض نفسِ امّارہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خواب میں کہتا ہے کہ فلاں شخص کی مَیں ہرگز اطاعت نہیں کرونگا مَیں اُس سے بہتر ہوں تو اس سے نتیجہ نکالتا ہے کہ درحقیقت وُہ بہتر ہے حالانکہ نفس کے جوش سے وہ کلام ہوتا ہے۔ اِسی طرح نفس کے جوش سے خواب میں اور کئی قسم کے کلام کرتا ہے۔ اور جہالت سے سمجھتا ہے کہ گویا وہ کلام خدا کی مرضی کے موافق ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اور چونکہ اُس نے خدا تعالیٰ کی طرف پُوری حرکت نہیں کی اور اپنی تمام طاقت اور تمام صدق اور تمام وفاداری کے ساتھ اسکو اختیار نہیں کیا اِسلئے خدا تعالیٰ کیطرف سے بھی پُورے طور تجلّیٔ رحمت اسپر نہیں ہوتی اور وہ اُس بچہ کیطرح ہوتا ہے جس میں جان تو پڑ گئی ہے لیکن ابھی وہ مشیمہ سے باہر نہیں آسکا اور عالم روحانی کے کامل نظارہ سے ہنوز اُسکی آنکھ بند ہے اور ہنوز اُس نے اپنی ماں کے چہرہ کو بھی نہیں دیکھا۔ جس کے رحم میں اُس نے پرورش پائی ....وُہ اپنی معرفت ناقصہ کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے۔ ہاں ایسے لوگوں کو بھی کسی قدر کچھ معارف اور حقائق معلوم ہو جاتے ہیں مگر اُس دُودھ کی طرح جس میں کچھ پیشاب بھی پڑا ہو۔ اور اُس پانی کی طرح جس میں کچھ نجاست بھی ہو۔ اور اس درجہ کا آدمی اگرچہ بہ نسبت درجہ اوّل کے اپنی خوابوں اور الہامات میں شیطانی دخل اور حدیث النفس سے کسی قدر محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اُسکی فطرت میں ابھی شیطان کا حصہ باقی ہے اِس لئے شیطانی القاء سے بچ نہیں سکتا۔ اور چونکہ نفس کے جذبات بھی دامنگیر ہیں اسلئے حدیث النفس سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ وحی اور الہام کا کمالِ صفائی صفائی نفس پر موقوف ہے۔ جن کے نفس میں ابھی کچھ گند باقی ہے اُنکی وحی اور الہام میں بھی گند باقی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 15)

اپنی اصلاح کرلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔

''آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم ورواج تیزی سے راہ پارہے ہیں، داخل ہورہے ہیں۔ ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کرلیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بے ہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہیے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے۔''(خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء از مشعل راہ جلد 5 صفحہ 151-152)

تمام بدرسوم کا محاسبہ کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ضرورت کمپیوٹر آپریٹر

۞ دفتر انصاراللہ پاکستان کو شعبہ اشاعت کیلئے ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔ جس کی کم از کم تعلیم ایف اے ہو اور درج ذیل پروگرامز میں دو سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ ان پیج اردو، ایم ایس آفس، کورل ڈرا اور انٹرنیٹ

انگلش اور اردو inpage میں کم از کم سپیڈ 40 w p m ہو۔ خواہش مند احباب مورخہ 3 جون 2009ء کو صبح 9 بجے اپنے صدر جماعت یا امیر ضلع سے تصدیق شدہ درخواستوں اور مکمل ڈاکومنٹس کے ہمراہ انٹرویو کے لئے دفتر انصاراللہ پاکستان تشریف لائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

سمعنا اور اطعنا

سمعنا اور اطعنا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

ہمیں یہ جان و مال اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
چلن پر عجز و قربانی کے دل مغرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دُنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

صنم خانے جو دل میں تھے گرا کر ہم چلے آئے
گھنیرے ہیں مسیحِ وقت کی برکات کے سائے
اسی در کے ہیں ہم چاکر یہی مقدور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

چکھایا ذائقہ وحدت کا ہم سب کو خلافت نے
نئے در ہم پہ کھولے ہیں خلیفہ کی اطاعت نے
رضائے حق میں ہم راضی ہیں دل مسرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

خدا کے ہو گئے جب ہم تو پھر یہ مال کیا شئے ہے
یہ دنیا کے جھمیلے نفس کا جنجال کیا شئے ہے
کہ دل توحید کی خاطر بہت غیور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

ہزاروں بھٹیوں کی آگ سہہ سہہ کر ہوئے کندن
خدا کے نور سے آخر کو روشن ہو گیا تن من
حصارِ عشق میں رقصاں دل محصور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

نمک کے بھی برابر گو نہیں آٹے میں ہم پیارو
خدا کی شان ہے پھر بھی نہیں گھاٹے میں ہم یارو
اندھیروں سے بھری دنیا میں دل پُرنور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

دلائل کی ہمارے ہاتھ میں تلوار ہے لوگو
یہاں ہر ضد، تعصب، خودسری بے کار ہے لوگو
یہی اتمام حجت ہے یہی دستور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

دل اپنے آہن و تانبے کی اک دیوار ہیں سارے
جہاں یاجوج اور ماجوج چڑھ پائے نہ بے چارے
قرآن پاک میں قصہ یہی مذکور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

ہم اصحاب رقیم و کہف ہیں غاروں میں رہتے ہیں
نہ بی بی سی کی رونق ہیں نہ اخباروں میں رہتے ہیں
کچھ عرصہ حال قدرت کو یہی منظور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ دستور ہے اپنا

ہر اک چینل کی کل ہم سرخیاں ہوں گے یہ لکھ رکھو
ہمیں شرق وغرب کے حکمراں ہوں گے یہ لکھ رکھو
یقیں عرشی خدا کے فضل پر بھرپور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

ا۔ع۔ ملک

سرِّ آزادی

دل کی بے چینی طلب کی انتہا
دل کا اطمینان اک حرفِ دعا
بے لگامی اک حصارِ قید و بند
سرِّ آزادی فقط خوفِ خدا

عبدالمنان ناہید

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب

میرا اور میرے خاندان کا تعارف

میری تاریخ پیدائش 18 جون 1924ء ہے میرے والد کا نام مکرم کرم الٰہی صاحب اور والدہ کا نام مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ تھا جن کے ہاں میں چار بہنوں کے بعد پیدا ہوا۔ پانچ سال کی عمر میں پرائمری سکول گوہد پور پڑھائی کے لئے داخل ہوا۔ بعد ازاں پرائمری سکول ملکے کلاں میں داخل ہو کر پرائمری پاس کی۔ پانچویں جماعت میں کرسچن ہائی سکول بارہ پتھر سیالکوٹ داخل ہوا۔ یہاں سے مڈل پاس کیا۔ نویں جماعت میں داخلہ اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ لیا۔ یہاں سے میٹرک پاس کیا۔ چھوٹی عمر میں ہی نماز پڑھنے کا خاص شغف رہا ہے۔ بیماری میں بھی نماز نہیں چھوڑتا تھا۔ لیٹ کر پڑھ لیتا تھا۔ میں جب ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا تو ہمارے گاؤں کے ملک محمد حسین صاحب جو احمدی تھے اور الفضل اخبار سنانے کو کہا کرتے تھے۔ میں ان کو پڑھ کر سنا دیتا تھا میرے لئے دعا بھی کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر احمدیت کی صداقت ظاہر کر دے اور میں احمدی ہو جاؤں۔ باتوں باتوں میں مجھے احمدیت کا پیغام بھی پہنچاتے تھے کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ میں اس چھوٹی عمر میں دعا کیا کرتا تھا کہ اگر احمدیت حق ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اس فرقہ کا حق پر ہونا ظاہر کر دے تا میں گمراہ نہ مروں۔ ان دعاؤں میں ہی احمدیت کی صداقت کا مجھے انشراح صدر ہو گیا۔ میری 13 سال کی عمر تھی اور آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ جب میں اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ کی دسویں جماعت میں تھا۔ میٹرک کی پڑھائی کے دوران میری شدید خواہش تھی کہ میں بیعت کر لوں۔ دل میں یہ خیال بھی تھا کہ بیعت کرنے پر والدین گھر سے نکال دیں گے۔ شدید مخالفت کے دن تھے میٹرک تک تعلیم مکمل نہیں ہو گی۔ اس لئے خاموش رہا۔ آخر مارچ 1942ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ میٹرک کے نتیجہ سے پہلے اپریل 1942ء میں بیعت فارم پُر کر کے بھیج دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میری بیعت منظور فرما لی۔ گاؤں سلیم پور میں میرے والدین، رشتہ دار، دوست، ہمسائے سب مخالف ہو گئے۔

میری اس مخالفت کے دوران دوسری جنگ عظیم لگی ہوئی تھی۔ نومبر 1942ء میں میں فوج میں حوالدار کلرک بھرتی ہو گیا۔ 9 انجینئر بٹالین جو آسام اور برما کے محاذ پر جا رہی تھی میری اس بٹالین میں تعیناتی ہو گئی۔ میں نے برما کے محاذ پر روزنامہ الفضل 1943ء میں اپنے نام جاری کروا لیا۔ اس بٹالین میں مسلمان ہندو اور عیسائی تھے۔ دعوت الی اللہ کا بے حد جوش تھا۔ پاکٹ بک مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم سے احمدیت کی صداقت کے دلائل چھوٹی عمر میں از بر یاد کر لئے۔ مکرم عبداللہ الہٰ دین صاحب سکندر آباد دکن سے اردو، انگریزی کا لٹریچر منگوا کر تقسیم کرتا تھا۔ اس بٹالین میں انگریز آفیسر تھے ان کو بھی انگریزی لٹریچر دیتا تھا۔ دفتر کے دو ساتھی تعلیم یافتہ عیسائی تھے۔ احمدیت کی صداقت ان پر واضح کی۔ غیر از جماعت میرے یہ دلائل سن کر بہت خوش ہوتے۔ احمدیت کی صداقت بھی دلائل سے بیان کی جاتی جس کا بہت اچھا اثر ہوتا۔ بٹالین میں مجھے بڑی عزت سے یاد کیا جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت تھی جو میرے اکیلے احمدی ہونے کی وجہ سے شامل حال ہوئی۔ برما کے جنگ کے محاذ پر مجھے ملیریا بخار اکثر ہو جاتا تھا۔ مسلسل بخار سے میری صحت بہت کمزور ہو گئی۔ میں ہسپتال داخل ہو گیا۔ اس مسلسل بخار کی وجہ سے رنگون ہسپتال سے مجھے بنگلور ہسپتال میں علاج کے لئے بھیج دیا گیا۔ اس ہسپتال سے پھر لاہور ہسپتال علاج کے لئے آیا۔

قادیان کی زیارت

1946ء میں بنگلور ہسپتال سے لاہور آتے وقت راستے میں بٹالہ ریلوے کے سٹیشن پر اتر گیا۔ بٹالہ سے ایک ٹانگہ قادیان کے لئے سپیشل لیا۔ اس ٹانگے والے نے مجھے بہشتی مقبرہ قادیان میں اتار دیا۔ حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک کے ساتھ بیمار حالت میں لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد خدام کی ایک پارٹی چارپائی لئے بہشتی مقبرہ پہنچ گئی۔ مجھے ہسپتال داخل کر دیا گیا۔ دو ہفتے قادیان رہا۔ مقدس مقامات کو دیکھا بیوت الذکر میں نمازیں پڑھیں قادیان دیکھنے کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ لاہور ہسپتال سے میں ملٹری سروس سے فارغ ہو گیا۔

ملٹری سروس سے فارغ ہو کر 1954ء میں میری مستقل سروس پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں ہو گئی۔ واہ کینٹ تقرری سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی اور اس سروس کا ملاقات میں ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا کے ساتھ بعض ہدایات دیں جو اس وقت کے جماعت کے حالات کی وجہ سے ضروری تھیں۔ وہ مارشل لاء کے دن تھے اور مخالفین احمدیت جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے حملے کر رہے تھے۔ میں نے مرکز کے اشاعتی اخبارات و رسائل اور کتب کی ایجنسی لے لی۔ مثلاً روزنامہ الفضل، ماہنامہ انصاراللہ، خالد، مصباح، تشحیذ الاذہان، تحریک جدید اور ادارۃ المصنفین کی شائع کردہ کتب کی اشاعت اور تقسیم کا کام کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے 23 سال تک 1985ء میں ریٹائرمنٹ تک خدمت کی توفیق سے نوازا۔ اس ایجنسی سے ایک لاکھ سے زیادہ رسالہ جات و کتب سلسلہ کا نکاس ہوا۔ اپنے اور غیر از جماعت رسالہ جات اور کتب سلسلہ کو خرید کر استفادہ کرتے رہے۔ ایک لاکھ سے بھی زیادہ رقم مرکز ارسال کی گئی اور اشاعتی ادارے ایجنسی ہذا مطمئن رہے۔ 1985ء میں واہ کینٹ سروس سے ریٹائر ہو کر اپنے گاؤں سلیم پور آ گیا۔

یہاں جماعت سلیم پور میں صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور زعیم انصاراللہ کی ذمہ داریاں مجھ پر ہیں جو حالات کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ذمہ داریوں کو احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

میرا لڑکا عزیزم مبارک احمد اور چھوٹا لڑکا عزیزم طاہر احمد ایجنسی کے کاموں میں میرے معاون رہے۔ مبارک احمد B.Sc/Eng میں ٹاپ نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ ان کی سروس سلیکشن PIA میں بطور ائرکرافٹ انجینئر ہوئی۔ عزیزم طاہر احمد کا میٹرک سے MSc/M.Ed تک فرسٹ ڈویژن کا ریکارڈ تھا۔ یہ گورنمنٹ ہائی سکول میں سینئر میتھ ٹیچر ہے۔

میں نے 1949ء میں 25 سال کی عمر میں وصیت کی

خاندانی حالات

میری دادی ریاست جموں پدوڑ گاؤں سے میرے دادا اروڑہ کے نکاح میں آئی تھیں۔ میری دادی کے بھائی جس کا پوتا نواب دین پیدا ہوتے ہی والدین کے فوت ہونے پر یتیم ہو گیا۔ میرے والد اس یتیم بچے کو پالنے کے لئے اپنے گھر سلیم پور لے آئے یہ بچہ پل کر جوان ہوا۔ درزی کا کام سیکھ لیا۔ میرا یہ بھائی مجھ سے 20 سال بڑا تھا۔ کام سیکھنے کے بعد اس نے درزی کی دکان نہال چند سٹریٹ سیالکوٹ شہر میں کھول دی۔ یہ ہندوؤں کی ایک مشہور گلی تھی۔ اس دکان سے ہندو کپڑے سلاتے تھے۔ میرے اس بھائی نے کسی ہندو امیر آدمی سے ذکر کیا کہ میرا چھوٹا بھائی پرائمری سکول میں پڑھتا ہے اس نے میرے بھائی کو کہا کہ اپنے بھائی کو تعلیم دلواؤ ہم اس کو نوکری دلوائیں گے۔ سیالکوٹ شہر میں اس وقت تمام فیکٹریاں اور بڑی دکانیں سب ہندوؤں اور سکھوں کی تھیں۔ میں نے ملکے کلاں سے 1935ء میں پرائمری پاس کی اور بعد میں مڈل کلاس میں داخلہ لینا تھا تو والد صاحب نے کہا میں پرائمری سے آگے نہیں پڑھا سکتا تم درزی کا کام سیکھ لو۔ میرے بھائی نواب دین نے والد صاحب کو کہا کہ میں نے اسے آگے پڑھانا ہے۔ ان ایام میں مزدور طبقہ کے لئے پرائمری سے آگے تعلیم دلوانا بہت مشکل تھا ہمارے گاؤں سلیم پور سے صرف دو لڑکے پرائمری سے آگے تعلیم کے لئے داخل ہوئے جو محمد شفیع نام تھے۔ میری تعلیم میں اعانت بھائی نواب دین نے کی اور دوسرے محمد شفیع نام کی اعانت ان کے بھائی فیروز دین نے کی جو ایک فیکٹری میں ملازم تھا۔

میری چار بہنیں مجھ سے بڑی تھیں حسین بی بی صاحبہ، عائشہ بی بی صاحبہ، سرداراں بی بی صاحبہ، اور مہراں بی بی صاحبہ اور دو چھوٹی بہنیں اقبال بی بی صاحبہ اور آمنہ بی بی صاحبہ۔ ہم چار بھائی تھے۔ مجھ سے چھوٹا محمد اکبر، اس سے چھوٹا محمد اسمٰعیل اور اس سے چھوٹا محمد اسحاق تھا۔ میرے احمدی ہونے پر محمد اکبر بھی بیعت کر کے احمدی ہو گیا۔ محمد اسمٰعیل نے بیعت نہیں کی۔ والدین کے ساتھ رہا۔ وہ بھی میٹرک پاس تھا۔ محمد اسمٰعیل سے چھوٹا بھائی محمد اسحاق میٹرک پاس تھا۔ وہ 1962ء میں بیعت کر کے احمدی ہو گیا۔ والد صاحب 1959ء میں فوت ہو گئے۔ والدہ صاحبہ نے چھوٹے بھائی کے احمدی ہونے پر اس کی بہت مخالفت کی۔ لیکن وہ احمدی ہونے پر بہت مستقل مزاج نکلا۔ مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

1962ء کے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے کے لئے جانے پر والدہ سے چھپ چھپا کے گھر سے نکلا۔ سیالکوٹ سے جلسہ پر جانے والی سپیشل ٹرین میں بیٹھ گیا۔ حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد مجھے کہا کہ بھائی جان حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مجھ میں بجلی کی طرح کوئی چیز داخل ہوئی ہے۔ اب میں نے زندگی وقف کرنی ہے اور کوئی کام نہیں کرنا۔ میرے اس چھوٹے بھائی نے وقف زندگی کا فارم پُر کر لیا۔ میں نے کہا ابھی جلدی نہ کرو۔ پہلے بیعت کے بعد پکا احمدی ثابت کرو۔ تب میں تمہاری سفارش کروں گا۔ میرے اس چھوٹے بھائی نے بیعت کرنے کے بعد احمدیہ پاکٹ بک دن رات پڑھ کے بہت جلد ہی ایک کامیاب داعی الی اللہ اپنے آپ کو ثابت کر دیا۔ اس کو دعوت الی اللہ کا ایک جنون ہو گیا۔ ہر جگہ دعوت الی اللہ کرنے لگا اور ایک مخلص احمدی نوجوان ثابت ہوا۔ بیعت کے جلد بعد اپنے بھائی محمد اکبر جو کراچی میں ٹیلر ماسٹر تھا اس کو ملنے کراچی گیا۔ وقف زندگی کا پُر کیا ہوا فارم اپنے پاس ہی رکھا۔ کراچی جا کر احمدیہ ہال کو اپنی پڑھائی اور رہائش گاہ بنا لیا۔ کراچی میں ایک بس کے حادثہ میں فوت ہو گیا۔ پولیس نے فوت ہونے پر جیب دیکھی۔ احمدی ہونے کے کاغذات جیب سے نکلے۔ پولیس نے احمدیہ ہال کراچی اطلاع کی۔ عزیز کی تدفین احمدیہ قبرستان بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی ہوئی۔ میرا بھائی محمد اکبر چھوٹے بھائی کی وفات پر غم میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ مجھے واہ کینٹ بذریعہ چٹھی اطلاع کی۔ افسوس چھوٹے بھائی کی وفات پر اپنے حالات کی وجہ سے تدفین پر کراچی نہ جا سکا۔

میرے تعلیمی حالات

ملکے کلاں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد کرسچن ہائی سکول بارہ پتھر سیالکوٹ داخلہ لیا۔ یہ کٹر عیسائیوں کا سکول تھا۔ صبح پڑھائی سے پہلے عیسائیوں کی اسمبلی دعا ہوتی۔ ہر مذہب کے لڑکے کی اس میں حاضری ضروری تھی۔ جو لڑکا اسمبلی میں حاضر نہ ہوتا تو ہیڈ ماسٹر حاکم دین اس کو بید کی سزا دیتا تھا۔ میرے

لئے پڑھائی کے دن بہت سخت تھے۔ صبح گھر سے بھاگ دوڑ کر اسمبلی میں حاضر ہوتا تھا۔ بائیبل کے Period میں سب لڑکوں کی حاضری ضروری تھی۔ بارہ پتھر سکول کا ایریا 15/ایکڑ تھا۔ اس ایریا میں کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا تھا۔ انگریزی حکومت تھی اور عیسائی پادری حکومت سے فائدہ اٹھا کر سب کچھ اپنے حق میں کروا لیتے تھے۔

1939ء میں جب میں آٹھویں جماعت میں تھا گرمیوں کی چھٹیوں میں ہیڈ ماسٹر حاکم دین بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ گودھپور اور مراد پور کا چوہدری طبقہ اکٹھا ہوا اور فیصلہ ہوا ہم اپنا سکول کھولتے ہیں۔ اس طرح گودھپور مراد پور کا مشترکہ ہائی سکول جو اقبال میموریل ہائی سکول کے نام سے قائم اور منظور ہوا۔ میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ آٹھویں جماعت کا پرائیویٹ امتحان دے کر پاس ہوا۔ اس کے بعد اسلامیہ ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ یہاں سے میٹرک پاس کیا۔

میری شادی

میری منگنی میری چھوٹی عمر میں موضع کندنپور مکرم جیون بخش درزی کی بیٹی زینب بی بی سے ہو گئی تھی۔ میرے احمدی ہونے پر میرے والدین رشتہ داروں نے کہا کہ اب تمہاری یہاں شادی نہیں ہو گی۔ احمدی ہونے سے انکار کرو میں نے کہا کہ شادی یہاں ہو یا نہ ہو میں احمدیت سے انکار نہیں کروں گا۔ میرا سسر جیون بخش بھی کہنے لگا۔ لڑکا اب جو بھی مذہب اختیار کر لے اب میں اس کو ہی لڑکی دوں گا۔ میں ہاں کر چکا ہوں۔ 1945ء میں رنگون میں جنگ کے محاذ پر تھا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی میں چھٹی لے کر گھر آیا۔ میرے لئے یہ ایک نازک اور کٹھن مرحلہ تھا۔ میری برات کندنپور گئی اس گاؤں کا ایک نابینا حافظ امام مسجد تھا۔ اس نے نکاح پڑھنے سے انکار کر دیا۔ میرا سسر دوسرے گاؤں سے امام مسجد نکاح کے لئے لے آیا۔ اس نے نکاح پڑھا۔ میری بیوی میرے گھر آئی۔ میں نے اس کو کہا کہ میں تمہیں احمدی ہونے پر مجبور نہیں کروں گا۔ تم نماز پڑھا کرو اور جتنا قرآن مجید آتا ہے تلاوت کیا کرو میں شادی کے چند دن بعد رنگون محاذ پر چلا گیا۔ 1947ء میں پاکستان بن گیا۔ میں ملٹری سے فارغ ہو کر گھر آ گیا۔ جماعت احمدیہ کا پاکستان میں پہلا جلسہ سالانہ ربوہ 1949ء میں منعقد ہوا۔ میں اور اہلیہ زینب بی بی گود میں بچہ ناصر احمد لئے جلسہ سالانہ پر آئے۔

اس کے بعد ہر سال سیالکوٹ سے ایک سپیشل ٹرین چلنے پر جلسہ سالانہ پر ربوہ آتے رہے۔ تین یا چار سال سالانہ جلسے کا ماحول مستورات کی محبت اور خلوص کا مظاہرہ اور اعلیٰ اخلاق کی رو دیکھ کر میری اہلیہ زینب بی بی نے مجھے کہا کہ میری بیعت کروا دیں۔ احمدیت سچی ہے اور حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ میری تسلی ہو گئی ہے بیعت فارم پُر کیا اور احمدی ہو گئیں۔ بیعت کرنے کے 8-10 سال بعد ہم دونوں جلسہ سالانہ کے دنوں میں بہشتی مقبرہ دعا کرنے گئے۔ مجھے کہا کہ میری وصیت لکھ دیں میں دستکاری کا کام کرتی ہوں۔ آمد کا 1/10 حصہ وصیت کا چندہ دوں گی۔ چنانچہ ان کی وصیت کر دی۔ دفتر کی طرف سے وصیت نمبر 14738 ملا۔ جنوری 2001ء میں میری اہلیہ زینب بی بی کی وفات ہو گئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

بچوں کی پڑھائی

میری مستقل سروس پاکستان آرڈیننس فیکٹری میں حضرت مصلح موعود سے ملاقات کے بعد 1954ء میں ہوئی۔ میری ماہانہ آمد قلیل تھی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات میری محدود آمد پر تھے 1956ء میں واہ کینٹ سے کلودنگ فیکٹری سیالکوٹ میں میری سروس تبدیل ہو گئی۔ اس طرح گھر آنے پر میرے اخراجات میں کمی سے مجھے ذہنی سکون ملا۔ 1959ء میں کلودنگ فیکٹری واہ کینٹ شفٹ ہو گئی۔ میں بھی فیکٹری کے ساتھ واہ کینٹ آ گیا۔ میری اہلیہ زینب بی بی نے کہا۔ میرا گاؤں میں دستکاری کا کاروبار ہے۔ اس سے انکم ہوتی ہے۔ تو بچوں کے تعلیمی اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ میرے واہ جانے سے میرا کام بند ہو جائے گا تو تعلیمی اخراجات قلیل ماہانہ آمد پر پورے کرنے مشکل ہوں گے۔ میں گاؤں میں اپنا کاروبار جاری رکھ کر آپ کی مالی مدد کروں گی۔ اس لئے مجھے گاؤں میں رہنے دیں فرصت پر واہ کینٹ آتی رہوں گی۔ اس طرح میری اہلیہ زینب بی بی پوری سروس گھر سلیم پور میں رہیں اور ہماری ضروریات زندگی میں میری معاون رہیں اور بچوں کی پڑھائی کے اخراجات میں بھی میری معاون رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ایک اعجازی نصرت

میرے لڑکے مبارک احمد نے F.Sc اچھے نمبروں میں پاس کیا۔ اس کے بعد ان کا داخلہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور ہونا تھا۔ لاہور میں تعلیم کے اخراجات میری استطاعت سے باہر تھے۔ میں بہت دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ مجھے اس کی پڑھائی کے خرچ ادا کرنے کی توفیق دے اور یا مجھے کہیں سے پڑھائی کے لئے قرض مل جائے انہی دعاؤں میں تھا کہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کا اخباروں میں اعلان آ گیا کہ انجینئرنگ یونیورسٹی کی ایک برانچ ٹیکسلا میں اس سال کھل رہی ہے یہ وہی سال تھا جس میں میرے لڑکے مبارک احمد نے یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لینا تھا۔ آخر میرے اس لڑکے کو ٹیکسلا برانچ میں داخلہ مل گیا۔ میرے لئے تعلیمی اخراجات بہت آسان ہو گئے۔ میرے اس لڑکے نے اعلیٰ نمبروں میں B.Sc انجینئرنگ میں کامیابی حاصل کی۔ اور PIA کی ایک ٹیم جو PIA کے لئے ائر کرافٹ انجینئر سلیکشن کے لئے واہ کینٹ آئی۔ میرے لڑکے کو منتخب کر لیا۔ اب یہ PIA کراچی میں سروس کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیت دعا

میرا ذاتی مکان گاؤں سلیم پور میں مٹی گارے کا بنا ہوا خستہ حالت میں تھا۔ قلیل آمد اور بچوں کے تعلیمی اخراجات اس تعمیر مکان میں میری استطاعت سے باہر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دعا کے لئے لکھا گیا۔ حضور دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس مکان کی تعمیر کی توفیق دے۔ حضور کی طرف سے تسلی بخش جواب آیا۔

میری سروس ریٹائرمنٹ 1985ء سے پہلے فیکٹری انتظامیہ نے ریٹائر ہونے والے ملازمین کے لئے کوئی دو صد پلاٹ فروخت کے لئے ریزرو کئے۔ لمبی سروس کے لحاظ سے لسٹ بنائی جانی بتائی گئی۔ فیکٹری کی 32 سال سروس کے ملازمین ان پلاٹ کے حقدار بنتے تھے۔ میری سروس 30 سال تھی۔ فیکٹری کے چیئرمین ملٹری کے میجر جنرل نے ہدایت کی کہ ملٹری سروس میں جو رہے ہیں ان کی آدھی سروس جمع کر کے Seniority بنائی جائے۔ میری اڑھائی سال سروس جمع ہو کر مجھے پلاٹ مل گیا۔

ریٹائرمنٹ کے دس سال بعد 1995ء میں اس پلاٹ کی قیمت 5 لاکھ روپے ہو گئی یہ پلاٹ 5 لاکھ روپے میں بیچ دیا گیا۔ اس طرح ڈبل سٹوری مکان بن گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قبولیت دعا

اس عاجز کے لڑکے مبارک احمد اور طاہر احمد کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی۔ مبارک احمد کی پہلی بیوی سے ایک لڑکی اور طاہر احمد کے ہاں دو لڑکیاں تھیں۔

عرصہ دو سال سے دونوں کے ہاں نرینہ اولاد کے لئے دعائیہ چٹھیاں لکھ رہا تھا کہ حضور کی وفات کے ہفتہ بعد مجھے چٹھی ملی۔ حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا میرے دونوں بیٹوں مبارک احمد کے ہاں 3 جولائی 2003ء اور طاہر احمد کے ہاں 8 جولائی 2003ء کو لڑکے پیدا ہوئے۔ دونوں لڑکوں کی پیدائش میں 5 دن کا وقفہ تھا۔ عزیزم مبارک احمد کا لڑکا انس احمد وقف نو میں ہے اور طاہر احمد کے بیٹے کا نام یاسر احمد ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ دونوں بیٹوں کو خادم دین بنائے۔ آمین

میرے ان سارے زندگی کے حالات کا خلاصہ یہ ہے کہ ریاست جموں کے ایک غیر معروف گاؤں سے ہمارے گھر میں پل کر جوان ہونے والا یتیم بچہ نواب دین ہمارے گھر کو صاحب علم بنا کر جوانی کی عمر اندازاً 35 سال میں فوت ہو گیا۔ دین کا نواب ثابت ہوا۔ اس لئے کہ اس خاندان کو علم سکھا کر حضرت مسیح موعود کی پہچان اور بیعت کی توفیق ملی۔ والد صاحب پرائمری سے آگے پڑھانے سے انکار کر چکے تھے۔

اس وقت سلیم پور گاؤں میں واحد یہی گھر ہے جہاں سے سکول اور کالج کے لڑکے لڑکیاں علم کی پیاس بجھاتے ہیں۔ میرا بڑا لڑکا جامعہ احمدیہ کا فارغ التحصیل ہے۔ اس سے چھوٹا BSc انجینئرنگ ائرکرافٹ انجینئر PIA اور اس سے چھوٹا MSc/Math سکول ٹیچر ہائی سکول ہے۔ میری پوتی MSc پنجاب یونیورسٹی اور دو بہوئیں M.A ہیں۔

میرے بھائی نے میرے احمدی ہونے پر میری مخالفت نہیں کی۔ چپ رہا۔ عمر کے آخری تین سال بیماری کی وجہ سے کام چھوڑ چکا تھا۔ میری طرف سے اس کو ماہانہ -/25 روپے ملتے رہے جو اس وقت معقول گزارا تھا

☆............☆............☆

عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 23/اگست 2003ء کو فرمایا:۔

عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اُس کی دیکھ بھال، صفائی، سُتھرائی، ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے اُسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا، پھر بعض سگھڑ خواتین ایسی ہوتی ہیں جو تھوڑی رقم میں بھی ایسی عمدگی سے گھر چلا رہی ہوتی ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی تھوڑی رقم میں اس عمدگی سے گھر چلا رہی ہیں۔ اور اگر معمول سے بڑھ کر رقم ملے تو پس انداز بھی کر لیتی ہیں، بچا بھی لیتی ہیں اور اس سے گھر کے لئے کوئی خوبصورت چیز بھی خرید لیتی ہیں یا پھر بچیوں کے جہیز کے لئے کوئی چیز بنا لی۔ تو ایسی مائیں جب بچوں کی شادی کرتی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی تھوڑی آمدنی والی نے ایسا اچھا جہیز کس طرح اپنی بچیوں کو دے دیا۔ اس کے مقابل پر بعض ایسی ہیں جن کے ہاتھوں میں لگتا ہے کہ سوراخ ہیں۔ جتنی مرضی رقم ان کے ہاتھوں میں رکھتے چلے جاؤ، پتہ ہی نہیں چلتا کہ پیسے کہاں گئے۔ اچھی بھلی آمدنی ہوتی ہے اور گھروں میں ویرانی کی حالت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ بچوں کے حلیے، ان کی حالت ایسی ہوتی ہے لگتا ہے کہ جیسے کسی فقیر کے بچے ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر احساسِ کمتری کا بھی شکار ہو جاتے ہیں اور پھر بڑھتے بڑھتے ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جب وہ بالکل ہی ہاتھوں سے نکل جائیں۔ اور اس وقت پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(روزنامہ الفضل 26 جنوری 2006ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تصوراتی کرداروں کی دلچسپ داستان

وہ فرضی کہانیاں جنہوں نے دنیا کے ادب وثقافت میں اہم کردار ادا کیا

لیموئل گلیور

برطانوی مصنف جوناتھن سوئفٹ (1745-1667) کے مشہور ناول "گلیورز ٹریولز" کا مرکزی کردار۔ یہ سوئفٹ کا مشہور ناول ہے اور اس کا شمار انگریزی کے کلاسک ادب میں ہوتا ہے۔ اس میں فاضل قلم کار نے کئی موضوعات پیش کئے ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں۔

☆یورپی حکومتوں کی حالت زار اور مذاہب کے مابین اختلافات پر گہری طنز۔

☆اس بات کی کھوج کہ انسان فطرتاً بے ایمان ہے یا حالات اسے بناتے ہیں۔

☆قدیم اور جدید روایات کا تقابلی جائزہ۔

1726ء میں مکمل ہونے والے اس ناول کا ہیرو لیموئل گلیور پہلے سرجن تھا بعدازاں وہ جہازرانی کی طرف آ گیا اور کئی جہازوں کا کپتان رہا۔ اس نے پھر وقتاً فوقتاً جو سفر کئے انہیں غیر جذباتی انداز میں سپرد قلم کر دیا۔ اس کے انداز تحریر سے ظاہر ہے کہ گلیور ذہین اور تعلیم یافتہ شخص ہے لیکن اس کے تجزیے سیدھے سادھے ہیں اور وہ جذباتی زندگی سے تو شاید ناواقف ہے۔

سوئفٹ نے دراصل گلیور کی شکل میں ایک پیچیدہ کردار تخلیق کیا ہے جسے سمجھنا آسان نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس کی شخصیت میں متضاد باتیں جمع ہوگئی ہیں۔ مثلاً وہ ایک دلیر شخص ہے لیکن کبھی کبھی اس پر خوف بھی سوار ہو جاتا ہے بہرحال گلیور ایک ایسا مہم جو ہے جس کی داستان حیات آج بھی دلچسپی اور رغبت سے پڑھی جاتی ہے۔ پست اور دیوقامت لوگوں کی بستیوں میں اس کے ساتھ جو حیرت انگیز واقعات پیش آئے، وہ پڑھنے کے لائق ہیں۔

شیخ چلی

برصغیر پاک و ہند کا ایک مشہور مزاحیہ کردار جو حقیقتاً بیوقوفی کا چیمپئن سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً اس شخص کو شیخ چلی کہا جاتا ہے جو بڑے بڑے منصوبے بنائے مگر عمل کرنے میں صفر ہو۔ اس کردار سے کئی دلچسپ واقعات وابستہ ہیں جو شیخ چلی کا احمقانہ پن نمایاں کرتے ہیں۔ اس سے ملتے جلتے کردار دیگر ایشیائی ممالک میں بھی مقبول ہیں۔

سپائیڈرمین

دنیائے کامک کا مشہور کردار اور سپر ہیرو۔ اسے 1962ء میں امریکی آرٹسٹوں، سٹین لی اور سٹیو ڈٹکو نے مل کر تخلیق کیا۔ یہ دونوں فنکار کامک کتابیں چھاپنے والے ادارے مارویل پبلشنگ کمپنی سے وابستہ تھے۔ اسی ادارے نے دیگر کامک کرداروں مثلاً فینٹاسٹک فور، ہلک، آئرن مین وغیرہ پر کتب شائع کی تھیں۔ یہ سبھی کردار اپنے اپنے وقت میں بڑے مشہور ہوئے۔ سپائیڈرمین سب سے پہلے "امیزنگ فینٹسی" نامی کامک بک میں جلوہ گر ہوا۔ آج وہ دنیا کے مشہور ترین سپر ہیروز میں سے ایک ہے۔

سپائیڈرمین جب ظہور پذیر ہوا تو اس وقت کامک کتابوں میں لڑکے بالے سپر ہیرو کے دست راست سمجھے جاتے تھے۔ مگر سپائیڈرمین نے یہ روایت توڑ دی کیونکہ وہ خود ایک لڑکا ہے..... شرمیلا سا لڑکا۔

اس صدی کے آغاز میں گو سپائیڈرمین زیادہ تر امریکا ہی میں جانا پہچانا تھا لیکن 2002ء میں اس کردار پر بننے والی فلم نے اسے دنیا بھر میں مشہور کر دیا۔ فلم سپائیڈرمین نے ایک دن میں 4 کروڑ 36 لاکھ 22 ہزار 264 ڈالر کما کر آمدن کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ امریکا میں آمدنی کے لحاظ سے یہ ساتویں بڑی فلم تھی۔

سپائیڈرمین کا اصل نام پیٹر پارکر ہے۔ ایک دن پیٹر کو مخصوص قسم کی مکڑی کاٹتی ہے تو اس کے زہر سے اس میں فوق البشر طاقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً وہ مکڑی کی طرح اپنے طاقتور جالے کے ذریعے ایک سے دوسری عمارت پھلانگ سکتا ہے۔ اس میں عام انسانوں سے زیادہ طاقت ہے نیز وہ رات کو بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کی رفتار اور حرکت بھی کہیں زیادہ تیز ہے۔

یہ ایک مثبت کردار ہے یعنی سپائیڈرمین نیک لوگوں کا دوست اور شیطان صفت طاقتوں سے نبردآزما ہوتا اور انہیں شکست فاش دیتا ہے۔ شروع میں اس کردار کو کم طاقتیں ودیعت کی گئی تھیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئیں اور اب سپائیڈرمین طاقتوں میں دیگر مشہور سپر ہیروز مثلاً سپرمین سے کسی طور کمتر نہیں۔

شائیلاک

ولیم شیکسپیئر کے شہرۂ آفاق ڈرامے وینس کا سوداگر (دی مرچنٹ آف وینس) کا مرکزی کردار۔ یہ شیکسپیئر کے بہترین ڈراموں میں شمار ہوتا ہے۔ شائیلاک وینس کا ایک یہودی بنیا ہے۔ یہودی بنیوں میں جتنی خامیاں ہوسکتی ہیں وہ اس میں نظر آتی ہیں۔ اس لئے یہودیوں سے ہمدردی رکھنے والے تنقید نگاروں نے یہ ڈرامہ لکھنے پر شیکسپیئر کو "یہود دشمن" کا خطاب عطا کیا۔

ڈرامے کا پلاٹ کچھ یوں ہے کہ وینس کا ایک نوجوان بینیو بیلما ونٹ ایک خوبصورت اور امیر لڑکی پورٹیا کا دل جیتنا چاہتا ہے۔ چونکہ وہ دوسرے علاقے میں مقیم تھی۔ لہٰذا اخراجات سفر کے لئے وہ اپنے دوست تاجر انتونیو سے رقم مانگتا ہے۔ چونکہ انتونیو کے جہاز سمندر میں ہیں اس لئے وہ قرض لینے شائیلاک کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

شائیلاک انتونیو کو پسند نہیں کرتا کیونکہ جانتا ہے کہ نوجوان دل ہی دل میں اس سے نفرت کرتا ہے۔ اسی لئے وہ اس شرط پر قرضہ دیتا ہے کہ اگر یہ وقت پر ادا نہ ہوا تو شائیلاک اس کے کسی بھی حصہ جسم سے ایک پاؤنڈ گوشت کاٹ سکتا ہے۔ انتونیو یہ شرط قبول کر کے رقم لے لیتا ہے۔ بعد کو بدقسمتی سے انتونیو کے جہاز طوفان کی لپیٹ میں آ کر گم ہو جاتے ہیں جب وہ مقررہ وقت پر قرضہ ادا نہیں کر پاتا، تو شائیلاک عدالت میں اس کا ایک پاؤنڈ گوشت کاٹنے پر تل جاتا ہے۔

انتونیو کا دوست بینیو جس کی خاطر قرضہ لیا گیا تھا وہ شائیلاک کو دوگنی رقم دینے کی پیشکش کرتا ہے تاکہ اس کے دوست کی جان بچ سکے مگر ہٹ دھرم بنیا بات نہیں مانتا۔ شہر کا ڈیوک انتونیو کی جان بچانا چاہتا ہے مگر کوئی ایسا فیصلہ کرنے کا خواہش مند نہیں جو قانون وانصاف کا وجود خطرے میں ڈال دے۔ بہرحال وہ معاملہ ایک سرکاری وکیل بالشازار کے سپرد کر دیتا ہے۔

یہ وکیل دراصل پورٹیا ہوتی ہے جو اب بینیو کی بیوی بن چکی ہے۔ پورٹیا اب شائیلاک کے سامنے مشہور زمانہ تقریر کرتی ہے تاکہ وہ انتونیو کو معاف کر دے لیکن موصوف اپنی بات پر اڑا رہتا ہے۔ آخر شائیلاک کو عدالت سے انتونیو کا ایک پاؤنڈ گوشت کاٹنے کی اجازت مل جاتی ہے۔

جب شائیلاک چھری سنبھالے انتونیو کی طرف بڑھتا ہے تو پورٹیا کی آواز اس کے قدم روک دیتی ہے۔ اب وہ معاہدے کی ایک خاص شق نمایاں کر کے شائیلاک کی ساری امیدیں خاک میں ملا دیتی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ بنیا انتونیو کا ایک پاؤنڈ گوشت کاٹ سکتا ہے مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہنا چاہئے کیونکہ معاہدے میں یہی درج ہے۔ اگر ایک قطرہ بھی نکلا تو اس کی ساری جائیداد بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی۔

اب مجبوراً شائیلاک رقم لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے لیکن پورٹیا یہاں بھی ایک قانونی نکتہ کھڑا کر کے اسے چاروں شانے چت کر دیتی ہے وہ کہتی ہے کہ چونکہ بنیے نے ایک شریف شہری کی جان لینی چاہی ہے لہٰذا اس کی جائیداد حکومت اور انتونیو میں آدھی آدھی بانٹ دی جائے۔ اس طرح شائیلاک گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا۔

ولیم شیکسپیئر کے تمام ڈراموں میں شائیلاک ان گنے چنے کرداروں میں سے ایک ہے جنہیں "مسئلہ بن جانے والا کردار" سمجھا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ڈرامہ پڑھتے ہوئے قاری کے ذہن میں شائیلاک کے لئے نفرت کے جذبات ابھرتے ہیں اور ہمدردی کے بھی۔ یہ درست ہے کہ وہ حاسد کنجوس اور انتقام کا مارا بنیا ہے لیکن مجموعی طور پر اس کا کردار دکھوں اور مصائب سے پر ہے اس لئے شائیلاک سے کچھ ہمدردی بھی محسوس ہوتی ہے۔ دراصل یہ قاری پر منحصر ہے کہ وہ اس کردار کو کس نگاہ سے دیکھتا ہے۔

مجموعی طور پر شائیلاک ایسا عفریت نما آدمی دکھایا گیا ہے جو ایک عیسائی کے خون کا پیاسا ہے۔ وہ دولت کے بل پر نہ صرف عیسائیوں کا استحصال کرتا ہے بلکہ ظالم فطرت بھی رکھتا ہے۔ کہیں کہیں شیکسپیئر نے دکھایا ہے کہ یہ کردار انسانی خوبیاں بھی رکھتا ہے لیکن ایسی مثالیں بہت کم ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ بائبل کی رو سے سود لینا اور دینا ممنوع ہے۔ اس کے باوجود چودھویں صدی کے وینس میں عیسائی اور یہودی' دونوں سود لیتے تھے۔ یوں شیکسپیئر کے اس ڈرامے سے یہ منافقت بھی سامنے آتی ہے۔ اس زمانے میں عام عیسائی سود کو حرام سمجھتا تھا اس کے باوجود لین دین میں سود لیا اور دیا جاتا تھا۔

باربی ڈول

آج سے تقریباً پچاس سال پہلے کی بات ہے ایک امریکی خاتون، روتھ ہینڈلر کے سرہانے اس کی بیٹی باربرا بیٹھی گڑیوں سے کھیل رہی تھی۔ ماں نے دیکھا کہ باربرا اپنی گڑیوں کو بالغوں کے کام تفویض کر رہی تھی۔ اس زمانے میں لڑکیوں کے لئے چھوٹی گڑیائیں ہی فروخت ہوتی تھیں۔ یہ احساس کر کے روتھ کو خیال آیا کہ بچیوں کے لئے اگر بڑی گڑیائیں بنائی جائیں، تو وہ بڑی تعداد میں بک سکتی ہیں۔

روتھ کا خاوند ایلیٹ ہینڈلر ایک کھلونا ساز ادارے ماٹل ٹوائے کمپنی کا مالک تھا۔ جب روتھ نے اپنی سوچ کا ذکر شوہر سے کیا۔ تو اس نے اسے مسترد کر دیا۔ ایلیٹ کو یقین تھا کہ منڈی میں ایسی گڑیائیں کامیاب نہیں ہوں گی۔

1956ء میں روتھ اپنے بچوں کے ساتھ جرمنی گئی۔ وہاں اس نے دو فٹ اونچی ایک گڑیا، بلڈ للی دیکھی۔ روتھ ایسی ہی گڑیا بنانے کی سوچ رکھتی تھی۔ جرمنی میں یہ گڑیا ایک کامک سٹرپ کردار پر بنائی گئی تھی۔ بہرحال روتھ اس سے اتنی متاثر ہوئی کہ اس نے تین گڑیائیں خرید لیں۔ یہ گڑیا 1955ء میں برائے فروخت پیش کی گئی تھی اور جرمن بچیوں میں بہت مقبول ہوئی۔ بچیاں ان گڑیاؤں کو کپڑے اور دوسری اشیاء وغیرہ پہنا کر لطف اٹھاتی تھیں جو الگ سے دستیاب تھیں۔

روتھ نے یہ گڑیا اپنے شوہر کو دکھائی اور اسے مجبور کیا کہ اس سے ملتا جلتا کھلونا امریکی مارکیٹ میں پیش کیا جائے۔ اس کے حامی بھرنے پر روتھ نے ایک انجینئر جیک ریان کی مدد سے للی کو امریکی شکل وصورت

دے کر اسے باربی کا نام دیا۔ یہ روتھ کی بیٹی باربرا کی عرفیت تھی۔ یہ گڑیا سب سے پہلے 9 مارچ 1959ء کو نیویارک میں کھلونوں کی ایک عالمی نمائش کے موقع پر عوام کے سامنے آئی۔ اسی تاریخ کو باربی کی تاریخ پیدائش سمجھا جاتا ہے۔

اب ماتل کمپنی نے یہ چال چلی کہ بلڈ للّی گڑیا بنانے والا ادارہ خرید لیا۔ اس چال کا مقصد یہ تھا کہ بلڈ للّی کی جگہ باربی کو متعارف کروایا جائے۔ یوں 1964ء میں بلڈ للّی کی تیاری روک دی گئی اور باربی گڑیاؤں کو وسیع پیمانے پر تیار کرایا جانے لگا۔ یہ چال کامیاب رہی اور باربی پہلے امریکا میں مشہور ہوئی اور پھر یورپی ممالک میں بھی اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ پہلی باربی پیرا کی کے سیاہ وسفید لباس میں ملبوس تھی۔ اس کی خاصیت پونی ٹیل کی موجودگی تھی۔ اس کے کپڑے ماتل کمپنی کی ڈیزائنز، تارلوٹ جانسن نے ڈیزائن کئے تھے۔

لڑکیوں نے باربی کو بہت پسند کیا کیونکہ یہ جاذب نظر اختراع تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے سال ساڑھے تین لاکھ باربی گڑیائیں فروخت ہوئیں۔ پیدائش سے لے کر اب تک باربی کی ظاہری ھیئت کئی بار بدل چکی ہے۔ 1971ء میں باربی کی آنکھیں درست کی گئیں تا کہ وہ اطراف میں دیکھنے کے بجائے سامنے دیکھے۔ باربی ان پہلے کھلونوں میں سے ایک ہے جن کی عالمی سطح پر تشہیر کی گئی اور اس سلسلے میں ٹیلی ویژن سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کے 150 ممالک میں ایک ارب سے زیادہ باربی گڑیائیں فروخت ہوچکی ہیں۔ ماتل کمپنی کا دعویٰ ہے کہ ہر سیکنڈ میں تین باربی فروخت ہوتی ہیں۔

فی الوقت باربی کی کئی اقسام دستیاب ہیں اور ان کے رنگ برنگے کپڑے اور دیگر اشیاء بھی ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ باربی برینڈ سے متعلق کتابیں، فیشن کی چیزیں اور ویڈیو گیمز بھی مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ مزید براں باربی کئی اینی میٹڈ فلموں میں جلوہ گر ہوچکی ہے۔ امریکا میں ثقافتی نشان کی حیثیت سے اسے کئی اعزازات سے نوازا جاچکا ہے۔

پیری میسن

وکلا کی دنیا کا ایک مشہور کردار جو عام طور پر مدعا علیہ کا دفاع کرتا ہے۔ اسے امریکی مصنف، ارل سٹینلے گارڈنر نے 1933ء میں تخلیق کیا جب پیری میسن کا پہلا ناول ''دی کیس آف دی ویلوٹ کلاز'' شائع ہوا۔ پیری اسی ناولوں اور کئی افسانوں میں بحیثیت ہیرو سامنے آیا۔ زیادہ تر مواقع پر اس نے ایسے موکل کا دفاع کیا جس پر قتل کا مقدمہ چل رہا ہو۔ یاد رہے کہ سٹینلے گارڈنر ان مصنفین میں شامل ہے جن کی وسیع پیمانے پر کتب فروخت ہوئی ہیں۔ جب 1969ء میں وہ چل بسا' تو صرف امریکہ میں اسٹینلے کی تیرہ کروڑ سے زائد کتب بک چکی تھیں۔

اولیں ناولوں میں اسٹینلے نے پیری کردار کی کئی خصوصیات بیان کی ہیں۔ مثلاً پہلے ناول میں پیری اپنا تعارف کچھ یوں کراتا ہے'' میں مقدمے لڑنے میں بڑی مہارت رکھنے والا وکیل ہوں اور میں نے خطرناک مجرموں کی زندگیوں کا مطالعہ گہرائی میں جا کر کیا ہے۔ میں مصیبت میں گھرے افراد کو راہ دکھانے میں مہارت تامہ رکھتا ہوں۔

پیری مین ایک دلیر اور ذہین وکیل ہے۔ وہ خاص طور پر ایسے کیس لینا پسند کرتا ہے جو انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں اور دوسرے وکلا انہیں سمجھ نہیں پاتے۔ ضرورت پڑے، تو وہ اچھے جاسوس کا کردار بھی سنبھال لیتا ہے۔ حقیقتاً پیری کے دشمن اسے بحیثیت جاسوس زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ اس کردار پر کئی ٹی وی سیریلز بن چکی ہیں اور فلمیں بھی۔ انہوں نے بین الاقوامی طور پر پیری کو مقبول بنا دیا۔

ایلس ان ونڈر لینڈ

یہ جولائی 1862ء کی بات ہے جب آکسفورڈ کے دو پادریوں نے تین بچیوں کے ساتھ دریائے ٹیمز کی سیر کا پروگرام بنایا۔ دوران سفر وقت کاٹنے کے لئے پادری چالس لٹوتیج ڈاجن نے بچیوں کو ایک لڑکی ایلس کی کہانی سنائی۔ ایلس بوریت کا شکار تھی اور اسے کسی ایڈونچر کی تلاش تھی۔

ایک بچی، دس سالہ ایلس لڈل کو یہ کہانی بہت پسند آئی اور اس نے پادری چارلس سے درخواست کی کہ وہ اس کہانی کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر دے۔ پادری نے اس سے وعدہ کر لیا۔ اس نے تین سال محنت کر کے اس کہانی کو کتاب کا روپ دے دیا۔ آج دنیا پادری کو اس کے قلمی نام لیوس گیرول کے نام سے زیادہ جانتی ہے۔ گیرول نے بچوں کے لئے جو ناول ایلس ان ونڈر لینڈ لکھا، اسے دنیا بھر کے بچے آج بھی ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں۔

اس ناول کا مرکزی کردار ایلس ہے۔ کہانی کچھ یوں ہے کہ ایک دن ایلس اپنی بڑی بہن کے ساتھ پکنک منانے جاتی ہے وہاں جب بہن کتاب پڑھنے لگتی ہے تو بیچاری ایلس بور ہو جاتی ہے۔ اچانک اسے ایک سفید خرگوش نظر آتا ہے۔ وہ اس کا پیچھا کرتے ہوئے ایک گڑھے میں چھلانگ لگا دیتی ہے۔ اب ایلس خود کو ایک جادوئی دنیا میں پاتی ہے۔

خرگوش کا پیچھا کرتے ہوئے اسے حیرت انگیز واقعات اور حادثات سے واسطہ پڑتا ہے۔ کبھی وہ دیوہیکل شکل اختیار کر لیتی ہے کبھی سکڑ کر چھنگلی جتنی ہو جاتی ہے۔ دوران سفر اس کی عجیب وغریب جانوروں سے ملاقات ہوئی۔ آخر میں وہ ایک کھیل کھیلنے میں مصروف ہوتی ہے کہ اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ تب اس پر انکشاف ہوتا ہے کہ وہ خواب دیکھ رہی تھی۔

گو ایلس ان ونڈر لینڈ ایک جادوئی داستان ہے تاہم مصنف نے اس میں بچوں کو بہت کچھ سکھانے اور بتانے کی سعی بھی کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس پارٹی نے دریا میں تفریح کی تھی کیرول نے ان سب کو بھی کسی نہ کسی کردار میں سمو دیا۔ اس ناول پر کئی سٹی فیچر اور کارٹون فلمیں بن چکی ہیں۔ کیرول نے بعدازاں اسی ناول کی بنیاد پر ایک اور ناول '' تھرو دی لوکنگ گلاس'' بھی لکھا۔

ایلس کا کردار تخلیق کرتے ہوئے یقیناً کیرول کے دماغ میں یہ بات تھی کہ کھیل کھیل میں بچوں کو حیوانیات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی معلومات دی جائیں۔ اسی لئے جادو بھری کہانی ہونے کے باوجود بچے اس سے کئی معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً جانوروں کا طرز رہائش اور اخلاقیات جس پر کیرول نے بہت زور دیا ہے۔

اوتھیلو

ولیم شیکسپیئر کے ڈرامے '' دی ٹریجڈی آف اوتھیلو وی مور آف وینس'' کا مرکزی کردار 1603ء میں منظر عام پر آیا اور اسے شیکسپیئر کے بہترین المیہ ڈراموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا پلاٹ گھریلو المیے پر مبنی ہے اور بنیادی کردار پانچ چھ ہی ہیں۔ ڈرامے میں اوتھیلو ہیرو ہے اور لاگو ولن۔ شیکسپیئر نے ڈرامے کی کہانی اطالوی ناول نگار باٹیسٹا گیرالڈی (1573-1504ء) کے ایک افسانے سے لی تھی۔

کہانی کچھ یوں ہے کہ اوتھیلو وینس کی فوج کا جرنیل ہے۔ یہ مسلمان حبشی ہے یا کافر اس بابت کچھ نہیں بتایا گیا۔ اوتھیلو شہر کے ایک سینٹر' برابانیتو کی بیٹی ڈیسڈیمونا سے عشق کرتا تھا۔ آخر ایک دن وہ شادی کر لیتے ہیں۔ سینٹر الزام لگاتا ہے کہ اوتھیلو نے اس کی بیٹی کو ورغلایا تاہم وہ عدالت میں اسے ثابت نہیں کر پاتا۔ خود ڈیسڈیمونا یہ اعلان کر دیتی ہے کہ وہ شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔

جلد ہی ڈیوک آف وینس اوتھیلو کو قبرص بھیج دیتا ہے تاکہ وہ حملہ آور ترکوں کا مقابلہ کر سکے۔ وہ اپنے دست راست لاگو اور بیوی کے ساتھ وہاں پہنچتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ طوفان نے ترکوں کا بحری بیڑا تباہ کر دیا ہے۔ قبرص میں قیام کے دوران اس نے ایک اور افسر، کیسیو کو اپنا دست راست بنا لیا۔ اس پر لاگو حسد اور طیش کی آگ میں جلنے لگا۔

اس نے ایک سازش کے ذریعے کیسیو کو اوتھیلو کی نظروں سے گرا دیا' یوں لاگو پھر سابقہ باس کی آنکھوں میں آ گیا۔ بعدازاں اس نے کیسیو کو ترغیب دی کہ وہ اوتھیلو کی بیوی کے ذریعے اپنے مالک کا اعتماد حاصل کرنے کی کوششیں کرے۔ بیچارا کیسیو اس کے دام میں آ گیا۔ اب لاگو نے اوتھیلو کو اس جال میں پھانسا کہ ڈیسڈیمونا اور کیسیو میں ناجائز تعلقات پیدا ہو گئے ہیں۔ غصے کی آگ میں جل کر اوتھیلو نے اپنی وفادار اور فرمانبردار بیوی کو قتل کر دیا۔ اسی دوران لاگو کی بیوی، ایمیا وہاں پہنچ کر اسے سارا سچ بتا دیتی ہے۔ اوتھیلو کو اتنا رنج پہنچتا ہے کہ وہ خودکشی کر لیتا ہے۔ شیکسپیئر نے لاگو کا انجام نہیں بتایا تاہم یقین ہے کہ وینس کی حکومت اسے پھانسی دے ڈالے گی۔

اوتھیلو حبشی ہونے کے باوجود ایک قابل اور باصلاحیت فوجی ہے اسی لئے ڈیوک آف وینس اور کئی دوسرے معززین اسے پسند کرتے تھے۔ تاہم اوتھیلو کو احساس تھا کہ وہ ایک اجنبی تہذیب وثقافت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس جان کاری نے اسے احساس کمتری میں مبتلا کر دیا جو کبھی کبھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ لاگو سمیت وینس کے دیگر لوگ اسے اپنی سازشوں کا نشانہ بنانے میں کامیاب ہوگئے اور وہ خود کو اجنبی سمجھ کر مدافعت نہ کر سکا۔ اپنی پیچیدہ شخصیت کے باعث اوتھیلو کو المیہ کرداروں میں خاص مقام حاصل ہے۔

پوپائے دی سیلر

کارٹون کی دنیا کا ایک مشہور کردار۔ اسے امریکی کارٹونسٹ، ایلزی، کرسلر سیگار (1938-1894) نے اخباری کارٹون کی حیثیت سے 1929ء میں تخلیق کیا۔ 1933ء میں ہالی وڈ کے فیچر سٹوڈیوز نے اس کردار کو کارٹون کا روپ دیا۔ اس دوران انہوں نے اسے ''پوپائے دی سیلر'' کا نام دیا اور پیراماؤنٹ پکچرز کے لئے کارٹون بنانے لگے۔

رفتہ رفتہ پوپائے دی سیلر مشہور ہوتا گیا اور ایک وقت ایسا آیا کہ اس کا ''مکی ماؤس'' سے مقابلہ ہونے لگا۔ پوپائے کی خاص بات یہ ہے کہ وہ ڈبہ بند ساگ کھا کر فوق البشر طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ اپنے دشمن بلوٹو کو پٹخنیاں دیتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ساگ کی قوت کے سلسلے میں ایلزی کو سلر کو غلط فہمی ہوگئی تھی۔

ہوا یہ کہ جب ایلزی اپنا کارٹون کردار تخلیق کر رہا تھا تو اس کی نظر سے ایک سائنسی رپورٹ گزری۔ اس میں لکھا تھا کہ چونکہ ساگ میں فولاد موجود ہوتا ہے اس لئے اسے کھا کر انسان بڑی طاقت حاصل کر لیتا ہے بس اس نے پھر پوپائے کو ساگ کھلا کر اسے فوق البشر بنا دیا۔ بعدازاں پتہ چلا کہ کتابت کی غلطی کے باعث ساگ میں فولاد کی مقدار کئی گنا زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ غلطی 1935ء میں سامنے آ گئی تھی تاہم یہ 1981ء میں نمایاں ہوئی۔ تب برطانوی سائنس دان ٹیری جے ہیملسن نے برٹش میڈیکل جرنل میں اس بابت خصوصی رپورٹ تحریر کی تھی۔

پوپائے ایک آزاد منش ملاح ہے جو منہ بگاڑ کر انگریزی بولتا ہے اور مزاحیہ فطرت رکھتا ہے۔ اکثر اس کے منہ میں پائپ نظر آتا ہے۔ وہ مہم جوئی کا شوقین ہے اس لئے دنیا کے مختلف علاقوں میں گھومتا پھرتا اور حادثوں کا سامنا کرتا ہے۔ بنیادی طور پر مثبت کردار ہے جو مصیبت میں پھنسے انسانوں یا جانوروں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتا ہے۔ پوری دنیا میں اس کے کردار کے پرستار پائے جاتے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 6 مئی 2007ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہفتہ تعلیم القرآن

(دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ)

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر محلّہ دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

دارالصدر شمالی ہدیٰ میں مورخہ 8 تا 14 مئی 2009ء ہفتہ تعلیم القرآن منایا گیا۔ 8 مئی کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی 35/افراد حاضر تھے۔ خطبہ جمعہ میں فضائل القرآن اور تعلیم القرآن کی اہمیت بیان کی گئی۔ انفرادی طور پر گھروں میں رابطہ کر کے تلاوت قرآن کریم کی تحریک و تلقین کی گئی۔ روزانہ نماز مغرب کے بعد فضائل و برکات قرآن پر درس دیا گیا۔ تلفظ اور ترجمہ قرآن کی کلاس میں شرکت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ یہ کلاس پہلے سے ہی جاری ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ آخر پر قرآن سیمینار منعقد کیا گیا۔ مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن والوں کو انعامات دیئے گئے اور مہمان خصوصی محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے تعلیم القرآن کے حوالہ سے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ پہلے اور دوسرے ہفتہ تعلیم القرآن کے دوران قرآن ناظرہ مکمل کرنے والے طفل کو بھی انعام دیا گیا۔

اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد (NUML) نے درج ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) ماسٹر کورسز (ii) گریجوایٹ کورسز (iii) پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (iv) ایڈوانسڈ ڈپلومہ (v) فنکشنل کورسز (vi) ڈپلومہ کورسز (vii) سرٹیفیکیٹ کورسز (viii) فاؤنڈیشن کورسز

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جون 2009ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبرز: 051-9257677,9257646 یا ویب سائٹ www.numl.edu.pk ملاحظہ کریں۔

پاکستان نیوی میں شمولیت بطور پی این کیڈٹ کیجئے اور NUST سے بی ایس (مینجمنٹ انفارمیشن سسٹمز) اور بی ای الیکٹرانکس/مکینیکل انجینئرنگ/بی اے کی ڈگری حاصل کیجئے۔ امیدوار کیلئے لازمی ہے کہ ایف ایس سی میں 60% نمبر حاصل کئے ہوں امیدوار اپنی دستاویزات کے ساتھ 25 مئی سے 26 جون 2009ء تک پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹرز میں رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ www.paknavy.gov.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر ظفر احمد گل صاحب سیکرٹری وقف نو دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سالک احمد واقف نو عمر 7 سال ابن مکرم حکیم سلطان احمد صاحب فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کا پورا جسم ابلتا ہوا پانی گرنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا ہے۔ شدید زخموں کی وجہ سے بچہ تیز بخار میں مبتلا رہتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ ناصرہ فرحت صاحبہ زوجہ مکرم شیخ حمید احمد رشید صاحب مرحوم آف PIA 12 مئی 2009ء کو کراچی میں انتقال کر گئیں۔ دونوں میاں بیوی حضرت شیخ مولا بخش صاحب یکے از 313 رفقاء مسیح موعود کے پوتا پوتی اور حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب آف گلگت کے نواسہ نواسی تھے۔ حضرت شیخ مولا بخش صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب چچا زاد بھائی تھے۔ 14 مئی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب کی بیٹی تھیں جو برصغیر کے نامور ماہر تعلیم تھے۔ شوہر کی ملازمت کے دوران ایسٹ پاکستان میں بھی موصوفہ لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ پھر کراچی قیام رہا اور حلقہ گلشن اقبال میں بھی بہت عرصہ صدر لجنہ کے فرائض انجام دیئے۔ آپ بہت اچھی شاعرہ اور ادیبہ بھی تھیں۔ انہوں نے اپنی ساس اور سسر مکرم شیخ مسعود احمد رشید صاحب کی خدمت بہت لگن سے کی۔ اپنے دامادوں خاص طور پر بڑے داماد مکرم سلیم کھوکھر صاحب کا ہمیشہ ذکر خیر کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹے تین بیٹیاں اور ایک پوتا دو نواسے نیز چار نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور ان کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم خلافت و تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 21/مئی 2009ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام ایوان محمود جلسہ یوم خلافت و تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی دوم (فروری تا اپریل) منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ازاں بعد خدام کا عہد دہرایا گیا اور نظم پڑھی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید تھے۔ مکرم میر قمر الدین صاحب نائب مہتمم مقامی ربوہ نے سہ ماہی دوم کی رپورٹ میں بتایا کہ ممبران شوریٰ کو حضور انور کے پیغام میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی کہ بیت الذکر کو آباد کریں۔ اس حوالے سے ایک صلوٰۃ کمیٹی بنائی گئی جو روزانہ مختلف حلقہ جات میں نماز کی حاضری میں خصوصی توجہ دلاتی رہی۔ اسی طرح حفظ قرآن کے مقابلہ جات کے علاوہ 14 حلقہ جات میں سہ روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد بھی ہو چکا ہے۔ آل پاکستان علمی مقابلہ جات میں محض خدا کے فضل سے ربوہ اول ضلع قرار پایا ہے۔ اس سہ ماہی میں 2 آل ربوہ علمی مقابلوں کے علاوہ کوئز حضرت مسیح موعود کا انعقاد بھی ہوا۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت 6685 سے زائد خدام کی بلڈ گروپنگ ہو چکی ہے۔ اس سہ ماہی میں خدام ربوہ کو 644 بوتل عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی۔ 124 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 10915 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ پولیو ڈیز کے مواقع پر خدام ربوہ کی ٹیموں نے پولیو کی ویکسین بچوں کو پلائی۔ عیادت مریضان کے لئے 37 ہزار 37 روپے مالیت کے تحائف، مستحقین کو نئے کپڑوں کی صورت میں 37 ہزار 460 روپے اور راشن کی صورت میں 42 ہزار 213 روپے جبکہ نقد امداد 1 لاکھ 2 ہزار 65 روپے خرچ کئے گئے۔

رپورٹ کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے حلقہ جات کے درمیان انعامات تقسیم فرمائے۔ سہ ماہی دوم میں اول طاہر ہوسٹل زعیم مجلس مکرم حافظ حلیم احمد صاحب۔ دوم اقامۃ الظفر زعیم مجلس مکرم بشارت احمد سیف صاحب اور سوم پوزیشن دارالعلوم شرقی مسرور زعیم مجلس مکرم عباس احمد صاحب نے حاصل کی اس کے ساتھ ساتھ وہ محلّہ جات جنہوں نے اپنی تجنید کے 70% خدام سے پرچہ حقیقۃ الوحی حل کروایا۔ ان کو بھی شعبہ تعلیم کی طرف سے ایک ایک جلد حقیقۃ الوحی بطور انعام دی گئی۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

تقریب کے آخر پر مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے اس تقریب کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول شدہ خط پڑھ کر سنایا اور جملہ شرکاء اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ کل حاضری 515 تھی۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا۔ دعا کے بعد جملہ مہمانان کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

(اے۔ نور)

بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک

30 مئی 1944ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے جماعت احمدیہ کو عموماً اور اہل قادیان کو خصوصاً یہ اہم تحریک فرمائی۔

”ہر شخص کو اپنے اپنے محلّہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو کھانا نہ کھلالے“۔

(الفضل 11 جون 1945ء ص 3 کالم 2)

علمی و ورزشی مقابلہ جات

(جماعت احمدیہ صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ)

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

ماہ مئی 2009ء میں صابو بھڈیار میں درج ذیل پروگرام منعقد کئے گئے۔ مجلس انصار اللہ صابو بھڈیار نے 5 تا 7 مئی 2009ء علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ 5 مئی کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ 7 مئی کو اجلاس عام ہوا۔ 60 انصار نے شرکت کی۔ مورخہ 10 مئی کو اختتامی تقریب ہوئی جس میں خاکسار نے تربیت کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم اقبال احمد آزاد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ صابو بھڈیار نے اختتامی کلمات کہے۔ مورخہ 15 مئی 2009ء کو مجلس انصار اللہ نے صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک فری میڈیکل کیمپ لگایا۔ 900 کے قریب مریضوں کو دیکھا گیا اور ادویات دی گئیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ صابو بھڈیار نے ایک کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا۔ جس کے لئے اختتامی تقریب 25 مئی 2009ء کو منعقد ہوئی۔ محترم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید مہمان خصوصی تھے۔ انہوں نے اطفال کو نصائح کے بعد انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

خبریں

پشاور اور ڈی آئی خان میں دھماکے، 15 افراد جاں بحق

پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں خودکش حملے اور بم دھماکوں میں 4 پولیس اہلکاروں سمیت 15 افراد جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے متعدد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ پشاور کے قصہ خوانی اور کباڑی بازار میں موٹر سائیکلوں پر نصب 2 بم دھماکوں میں 8 افراد اور سرہ خاورہ چیک پوسٹ پر خودکش حملے میں 4 اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹاؤن ہال کے باہر رکشے میں نصب بم پھٹنے سے 3 افراد جاں بحق ہو گئے۔

ملک کو غیر مستحکم کرنے والوں کو پوری طاقت سے کچل دیا جائے گا

پاک فوج کے سربراہ جنرل اشفاق پرویز کیانی نے لاہور میں پاک فوج کے ٹریننگ ایریا کا دورہ کیا اور بعد میں گیریژن آفیسرز سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو دہشت گردی کی موجودہ کارروائیوں سے دہشت زدہ نہیں کیا جا سکتا، ملک کو غیر مستحکم کرنے والی قوتوں کو پوری طاقت سے کچل دیا جائے گا۔

73ء کا آئین میثاق جمہوریت کی روشنی میں مکمل بحال کیا جائے گا

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے اور ملک کو بچانے کے لئے آج پھر اسی جوش و جذبے کی ضرورت ہے جو کہ قیام پاکستان کے وقت تھا۔ حکومت 1973ء کے آئین میثاق جمہوریت کی روشنی میں مکمل طور پر بحال کرے گی۔

سبینا ٹریولز کی ایک اور پیشکش
کینیڈین امیگریشن
درج ذیل Categories کے تحت کینیڈین امیگریشن کی تیاری اور حصول کیلئے 18 سالہ تجربہ کار آفیسر کی خدمات حاصل کریں۔

FREE ASSESSMENT

1.Skilled Workers/Doctors
2. Family Sponsorship
3. Provincial Nominee Programme

برائے رابطہ
Mr. Umar Farooq
(Ex Immigration Officer, Canadian High Commission)
Ph:051-2829702, Fax:051-2829652
Cell:0331-5543177
E-mail:umar_farooq63@hotmail.com
SABINA TRAVELS
14/22-E, Saeed Plaza, Blue Area, Islamabad

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے دفاتر کی سیکیورٹی کے لئے گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کے پاس اسلحہ کا لائسنس موجود ہے اور وہ جماعتی خدمت کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت / محلّہ کی سفارش کے ساتھ وکالت علیا تحریک جدید میں بھجوائیں۔

برائے رابطہ: 047-6212329,0300-7704616

A.S. INTERNATIONAL EXPORTER
Fresh Fruit & Vegetable
Specialist in Mango Export
Through out the world
Contact: Babar Abd-us-salam:
0333-4155166,0300-4140595
www.asintelpk.com

ربوہ میں طلوع وغروب 30 مئی

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	8:09

خوشخبری گھر آفس دکان کیلئے سیکیورٹی الارم سسٹم
نہایت مناسب قیمت اور ایک سال گارنٹی کے ساتھ
نیو لائٹ ہاؤس انس مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون: 0300-4906770,6212987

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)
فی کلو ریٹس
یوکے Rs.250/- | جرمنی Rs.280/- | یوایس اے/کینیڈا Rs.440/-
کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL
پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
C.E بلال احمد انصاری۔ سفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیر کنڈیشنڈ ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

Digital Technology
UNIVERSAL
Voltage Stabilizers
AUTOMATIC VOLTAGE STABILIZERS FOR
• Fridge
• Freezer
• Computer
• Dish Anteena
• Air Conditioner
• Photocopy Machine
UNIVERSAL APPLIANCES
®T.M REGD No. 77396 113314 ©DESIGN REGD No.6439, 6313, 6686
©COPYRIGHT REGD No. 4851, 4938, 5562, 5563, 5775, 5046. MADE IN PAKISTAN
Dealer: Hassan Traders, Rabwah. MOB: 0333-4362531